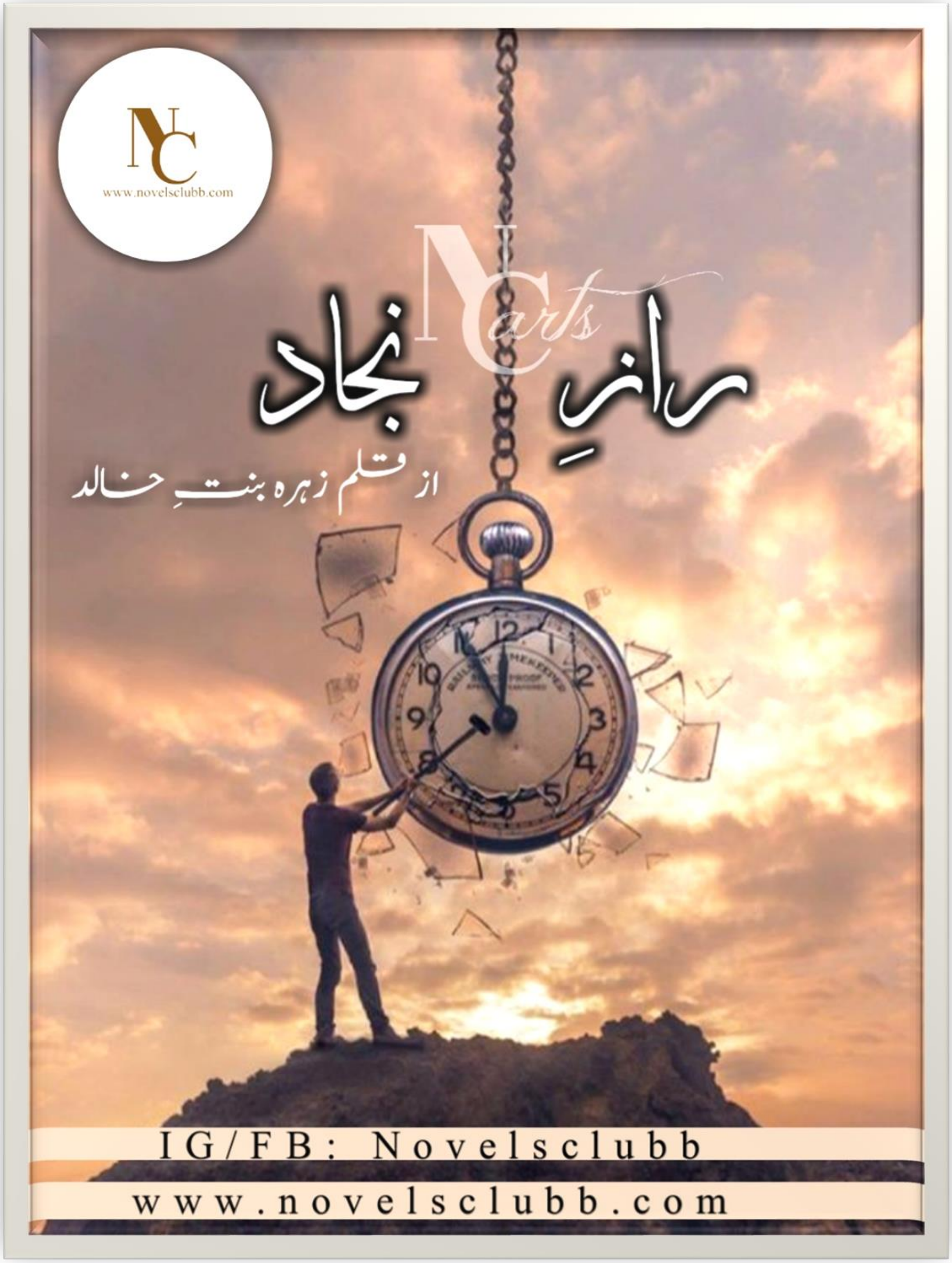
www.novelsclubb.com
رازِ نجاد
از قلم زہرہ بنتِ خالد
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

رازِ نجاد

از قلم

زہرہ بنتِ خالد

www.novelsclubb.com

"So many thoughts go unsaid"

شہر لاہور میں موسم کے تیور بدل رہے تھے۔ گرمی آہستہ آہستہ اپنے پر پھیلانا شروع کر چکی تھی۔اور اس کی گرفت میں شہر لاہور کے مکین سب سے پہلے پھستے ہیں۔ براق اور مصفرہ کی ملاقات کے بعد وہ کسی بھی فیصلے پر نہیں پہنچی تھی۔ وہ ایسے تو کسی پر یقین نہیں کر سکتی تھی نا۔۔۔ سو اس نے اس بارے میں سوچا بھی نہیں تھا۔

اگلی صبح کے آغاز پر مصفرہ کی آنکھ اذان کی آواز پر کھلی تھی۔ وہ نمازوں کے معاملے میں معمول کبھی نہیں بنا پائی تھی۔ جب تک اس کی خواہشات تھیں، ایک خواب تھا۔۔۔ تب تک وہ خواب کے پورا ہونے کے لیے بہت نمازیں پڑھا کرتی تھی، بہت دعائیں کیا کرتی تھی۔ لیکن جب وہ خواب کرچی کرچی ہوا تو پھر دعاؤں کے ساتھ ساتھ نمازیں بھی چھوٹ گئیں۔ اب کچھ مانگنے کو ہوتا ہی نہیں تھا اس کے پاس۔ وہ نماز پڑھ بھی لیتی تو دعا کے لیے اٹھے اپنے خالی ہاتھوں کو کوئی سانحے تک

تکتی رہتی۔آج بھی فجر کی نماز کے بعد وہ بستر میں نہیں گھسی تھی بلکہ خود کے لیے کافی بنا کر اپنے آرٹ والے کمرے میں آگئی تھی۔وہ پینٹر نہیں تھی لیکن وہ رنگوں سے کھیلنا جانتی تھی۔ اپنے اندر کی دنیا کو باہر لانے کا طریقہ ہر انسان کا مختلف ہوتا ہے۔کوئی قلم اٹھاتا ہے اور الفاظ پرو دیتا ہے۔کوئی برش اٹھاتا ہے تو کینوس پر اپنے اندر کے رنگ اتار دیتا ہے۔کوئی کھانے کی خوشبوؤں سے اپنا غم دبا دیتا ہے۔کوئی بیکنگ سے دل کو خوش کرتا ہے۔

اسی طرح مصفرہ بھی برش اٹھائے اب کینوس پر کوئی رنگ لگانے لگی تھی۔لیکن یہیں آکر وہ رک جایا کرتی تھی۔ایک عرصے سے اس نے کینوس پر رنگ بکھیرنا چھوڑ رکھا تھا کیونکہ وہ جب جب رنگوں کی جانب ہاتھ بڑھاتی تو اس کا برش صرف سیاہ اور سفید پر ٹک جاتا۔۔۔وہ کسی کی شکل نہیں بناتی تھی لیکن وہ اندر جو کچھ بھی ہو، بس بنا دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے گہری سانس بھر کر ہمیشہ کی طرح سیاہ رنگ سے برش بھرا تھا اور بغیر کچھ سوچے سمجھے، کینوس کے ایک حصے پر لکیریں کھینچنا شروع کر دی تھیں۔ برش کی سیاہی کینوس کی سفیدی کو آہستہ آہستہ ختم کرنے لگی۔ اور پھر مصفرہ مغل نے ایک لمبے عرصے بعد اپنے اندر کی گھٹن کو کم ہوتے ہوئے محسوس کیا۔

============

وہ نیلی شرٹ کے ساتھ نیلی ہی ڈریس پینٹ پہنے کھڑا تھا۔ کمرے میں ہر جانب خاموشی تھی۔ صرف اس کی بارعب آواز گونج رہی تھی۔ وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا جب اپنی نشست پر بیٹھا تو ایک آفیسر نے سوال کیا۔

"اگر یہ سب ہم خود کر سکتے ہیں تو ہمیں ڈپارٹمنٹ کے باہر کے لوگوں کی کیوں ضرورت ہے؟"

اس کا سوال بجا تھا۔ اور یہی سوال وہ اپنے سینئیر سے کر چکا تھا۔

"کچھ فیصلے ہمارے سینیئرز لیتے ہیں اور ہمیں ان فیصلوں پر عمل درآمد کرنا ہوتا ہے۔"

براق کی بات پر کمرے میں موجود چاروں لوگوں نے سر ہلایا تھا۔ پھر مزید کچھ باتیں ڈسکس ہوئی تھیں اور تب ہی ایک سینئر کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

سب کی نگاہیں دروازے کی جانب اٹھی تھیں جہاں سے میجر شہروز اندر داخل ہو رہے تھے۔ وہ پانچوں ایک ساتھ احتراماً کھڑے ہو کر سلیوٹ کرنے لگے تو میجر شہروز نے انہیں بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا۔ وہ حکم کی تعمیل کرتے بیٹھ گئے۔

"ساری بنیادی چیزیں ڈسکس ہو گئی ہیں؟"

میجر شہروز اپنے آرمی یونیفارم میں مکمل رعب دار لگ رہے تھے۔

"یس سر!"

جواب سب نے یکجا ہو کر دیا تھا۔

"یہ کیس بہت حساس ہے اور مزید حساس اس لیے ہوا ہے کہ ہم اس کیس میں تین لوگوں کو باہر سے داخل کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے کے پیچھے بہت سی وجوہات ہیں

www.novelsclubb.com

جن کو میں یہاں بتانا مناسب نہیں سمجھتا۔ان تین لوگوں کا بیک گراؤنڈ چیک اپ ایک لمبے عرصے سے جاری تھا اور وہ ہمارے معیار کے مطابق ہیں۔اس کے علاؤہ کسی کا کوئی سوال ہو تو بولے؟"

میجر کی بات پر سب نے ایک دوسرے کی شکلوں کو دیکھا تھا۔بس وہاں مطمئن بیٹھا تھا تو براق مرزا، جسے فیصلے سے کوئی اختلاف نہیں تھا۔یا اگر تھا تو وہ اس اختلاف پر مزید دیر ڈٹا نہیں رہ سکا تھا۔

"کیا ان تین لوگوں کی ٹریننگ ہو گی؟"

سوال ایک اور آفیسر کی جانب سے تھا۔

"ویسے تو ان تینوں کا کام اندر کا ہے لیکن ان کی سیفٹی ٹریننگ تو ضرور ہو گی جسے جلد از جلد وائنڈ آپ کرنا ہو گا۔ٹریننگ کے ساتھ ساتھ ہی کیس بھی چلے گا۔تاکہ مزید کوئی دیری نہ ہو۔"

میجر شہروز نے کہا تو براق خاموشی سے انہیں تکنے لگا۔وہ جانتا تھا اگلی بات کیا ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"ایجنٹ بلیک!!ٹریننگ کی زمیداری تم پر ہے۔"

براق نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔وہ جانتا تھا یہی ہو گا۔سئنیرز کا فیورٹ ہونا کبھی کبھی نقصان کا باعث بنتا ہے۔اسے ٹریننگ دینے میں مسئلہ نہیں تھا۔اسے بس یہ مسلئہ تھا کہ اسے ٹریننگ دینی بھی سب سے ضدی ترین لڑکی کو ہے۔دا گریٹ مصفرہ مغل۔۔

"ٹریننگ کہاں ہو گی؟"

ایک اور آفیسر نے سوال کیا تو براق نے اسے سر تا پیر دیکھا جیسے کہہ رہا ہو تم ایجنٹ ہی ہو نا؟اتنا بے وقوفانہ سوال۔

"جب سر بول رہے ہیں کہ ٹریننگ کے ساتھ ساتھ کیس بھی چلے گا تو پھر میرے خیال سے ٹریننگ خوشاب کے جنگلات میں ہی ہو گی۔کیا خیال ہے ایجنٹ سی-84؟"

براق کی بات پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا تھا۔باقی سب آفیسرز نے اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"کسی کا مزید کوئی سوال؟"

میجر شہروز نے ایک بار پھر استفسار کیا تھا۔

"وہی تین کیوں؟"

جو آفیسر تب سے خاموش بیٹھا تھا، سوال اس کی جانب سے تھا۔اس کی بات پر میجر شہروز اور براق کی نظریں ملی تھیں۔ براق کی نظروں میں بھی ایک الگ سا تاثر تھا۔۔میجر شہروز نے اس کی سرمئی آنکھوں سے نظریں ہٹائیں اور آفیسر کو نظروں میں رکھتے ہوئے کہنے لگے۔

"ان کی قابلیت کی بناپر۔ جلد تم لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔"

وہ یہ کہہ کر خاموش ہوگئے اور کسی اور سوال کے منتظر تھے لیکن کسی کی جانب سے کوئی سوال نہ پاکر وہ اپنی کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

“Meeting is dismissed.Pack your luggages for another case. Tomorrow is your departure.”

www.novelsclubb.com

(میٹنگ برخاست کردی گئی ہے اپنا سامان ایک اور کیس کے لیے پیک کریں۔ کل آپ کی روانگی ہے۔")

میجر شہروز نے آخری حکم براق کو سنایا تھا۔وہ کہہ کر اپنا کالر سیدھا کرتے باہر نکل آئے تھے لیکن جانے سے پہلے ان میں سے دو آفیسرز کو نیا حکم سنا کر گئے تھے۔

"یہ تین لوگوں کو آفس میں لاؤاور ہر چیز سمجھاؤ جس طریقے سے بہتر لگے۔تینوں ہی سمجھدار ہیں اور کیس کی نوعیت کو سمجھ جائیں گے۔"

میجر شہروزان دو آفیسرز کو بولتے ہوئے ان کی جانب ڈیٹیلز کی فائل بڑھا گئے تھے اور براق کو اپنے آفس آنے کا اشارہ کیا تھا۔

ابھی سے پاؤں کے چھالے نہ دیکھو
ابھی یار و سفر کی ابتدا ہے۔۔۔

============

مصفرہ ناشتے کی غرض سے اٹھتی ہوئی کمرے سے نکل آئی تھی۔ لیکن پھر کچھ دیر بعد ناشتے سے فارغ ہو کر دوبارہ اپنی پینٹنگ پر کام کرنے لگی تھی۔وہ ایک ٹوٹے

ہوئے کانچ کی تصویر تھی جو نہایت باریک بینی سے بنائی گئی تھی۔کانچ کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اتنی صفائی سے بنائے گئے تھے کہ ان کے اصل ہونے کا شبہ ہوتا تھا۔ وہ برش کی باریک نب سے اسے مزید نکھار رہی تھی۔

ہماری ذات ایک کانچ کی مانند ہوتی ہے۔زرا سی غلطی سرزد ہوئی اور تکلیف ہونے پر کانچ کی طرح ہماری ذات میں بھی دڑاڑیں پڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس دڑار پر ہم جو مرہم چاہے لگالیں لیکن وہ کبھی پہلے جیسا شفاف نہیں رہے گا۔ہاں ہم اس دڑار کے ساتھ جینا سیکھ جائیں گے لیکن اس پر کسی مرہم کا اثر نہیں ہو گا۔

وہ اپنی بھوری آنکھوں میں پر سوچ تاثرات لیے پینٹنگ پر کام کر رہی تھی۔ارد گرد خاموشی چھائی ہوئی تھی۔صرف کینوس پر برش پھیرنے کی آواز تھی اور مصفرہ کی مدھم سروں میں چلتی سانسیں تھیں۔

تمام تر سکوت کو جام شہادت نوش کروانے والی آواز دروازے پر بیل کی تھی۔

مصفرہ بری طرح چونکی تھی۔جیسے کسی گہرے سراب سے حقیقت کا سفر کیا ہو۔وہ برش رکھتی گھڑی پر وقت دیکھتی ایک نظر خود کے حلیے پر ڈالتی باہر نکلی تھی۔سفید

کھلے فلیپر کے ساتھ پرپل کلر کی کھلی سی ڈھیلی ڈھالی شرٹ تھی۔لاؤنج سے گزرتے ہوئے اس نے گلے میں سٹالر ڈالا تھا۔اور دروازہ کھولتی وہ اب سامنے کھڑے دو آفیسرز کو دیکھ رہی تھی جو فوج کے یونیفارم میں موجود تھے۔مصفرہ نے اچنبے سے آبرو اچکائے تھے۔

"مصفرہ مغل۔دس از کیپٹن فرحان اینڈ سبحان۔ ہمیں آپ کا کچھ وقت چاہیے۔"

مصفرہ نے سر کے اشارے سے بولتے رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

"ڈیٹیل گفتگو ہیڈ آفس میں ہو گی۔آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔"

دوسرا آفیسر نہایت مؤدبانہ انداز میں بولا تھا۔اس سے پہلے کہ مصفرہ کوئی جواب دیتی،دونوں نے اپنے پولیس کارڈز اس کے آگے کیے تھے اور ایک آفیشیل لیٹر بھی تھا۔مصفرہ نے بغیر اسے ہاتھ میں لیے اپنا سر ہلایا تھا۔وہ دیکھ چکی تھی کہ یہ آفیشل ہے۔بس اتنا ہی بہت تھا۔باقی کے جوابات وہ ہیڈ آفس جا کر لے سکتی تھی۔

"دس منٹ انتظار کرنا ہو گا آپ کو۔"

www.novelsclubb.com

مصفرہ نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔اور دروازہ کھول کر اندر آنے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن وہ دوں وں آفیسر زپرو فیشنل انداز میں وہیں کھڑے رہے۔

"بہت شکریہ۔ہم یہیں انتظار کر لیتے ہیں۔"

کیپٹن فرحان نے نرمی کے ساتھ ساتھ پرو فیشنل انداز کو بھی ترجیح دیتے ہوئے گویا ہوئے۔

مصفرہ سر ہلا کر چھت کی سیڑھیاں چڑھ گئی تھی اور دس منٹ میں وہ واقعی دروازے پر ان کے سامنے کھڑی تھی جو اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوئے تھے۔اس نے چلنے کا اشارہ کیا تو وہ دوں وں آفیسر ز چھوٹے سے لان کو عبور کر کے گھر کے مین گیٹ پر آ پہنچے۔

کیپٹن سبحان نے پچھلی سیٹ کر دروازہ کھولا تو مصفرہ شکریہ ادا کرتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔آفیسر فرحان نے ڈرائیو نگ سیٹ سنبھالی تو دوسرا آفیسر بھی فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھا اور پھر گاڑی منزل کی جانب روانہ ہو گئی۔ایک الگ اور انوکھی منزل۔ مصفرہ

مغل کی زندگی کی سب سے یادگار منزل۔ایک ایسی منزل جہاں سے ایک نیا سفر شروع ہوگا۔سب سے یادگار؟سب سے منفرد؟

مصفرہ بغیر کسی نتیجے پر پہنچے ان کے ساتھ جا رہی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ سب کیا ہو رہا، کیوں ہو رہا، کس بنیاد پر ہو رہا۔بہت سے سوال تھے لیکن جواب فلوقت کوئی نہیں تھا۔

فیصلے کا وقت ابھی بھی تھا یا شاید صرف اسے لگتا تھا۔دل کے کہیں دور اندر وہ کچھ نیا کرنا چاہتی تھی۔کچھ ایسا جسے کرنے سے لوگ ڈرتے ہیں۔جسے کرنے کے لیے جگرہ چاہیے ہوتا ہے۔

وہ خاموشی سے کھڑکی کے پار بہتی سڑک دیکھ رہی تھی۔اور آنے والے وقت کو لے کر سوچ رہی تھی۔

ڈر ہم کو بھی لگتا ہے رستے کے سناٹے سے
لیکن ایک سفر پر اے دل اب جانا تو ہوگا

==========

"لیکن سر کل ہی نکلنا ہو گا؟"

براق نے سوال دہرایا تھا۔ وہ میجر شہروز کے آفس میں ان کے سامنے بیٹھا تھا۔

"ہاں۔ میں بتا چکا ہوں۔ کل تم پانچ لوگ اس مشن کے لیے خوشاب کا سفر طے کرو گے۔۔۔ باقی کی مشن کی زمیداری تم پر ہے۔ جو تین لوگوں کو شامل کر رہے ہیں، ان کی تمام تر حفاظت کی زمیداری بھی فوج کی ہے۔اس لیے ان کو اندرونی چیزوں کے لیے اگر رکھو تو مناسب رہے گا۔ لیکن تم مشن کو لیڈ کرو گے اور ٹریننگ بھی دو گے تو تمہیں بہتر معلوم ہے کس کو کیا ڈیوٹی آسائن کرنی ہے۔"

میجر شہروز اپنی کرسی پر بیٹھے نہایت سنجیدگی سے بول رہے تھے۔

"ان تین لوگوں کو کس طرح سے منایا جائے گا اس مشن میں شامل ہونے کے لیے؟اور سر سوری ٹو سے لیکن ہم ایسے کیسے بھروسہ کریں گے۔"

براق کی بات پر وہ سر ہلا گئے تھے۔

"ان ساری چیزوں پر سوچ بچار کے بعد ہی ہم نے قدم اٹھایا ہے۔ ہمیں نوجوان نسل کی ضرورت ہے۔ ہمارا دشمن بہت شاطر ہے۔ سن رکھا ہے کہ وہ ایک عرصے تک ایجنٹ رہ چکا ہے۔۔۔اور اسے ایجنٹس کو پہچاننا بھی آتا ہے۔ ہم ایسے لوگ مشن میں پلاٹ کر رہے ہیں جو ینگ ہیں اور آرمی کی کسی ٹریننگ سے نہیں گزرے۔ انہیں ایجنٹ بننے کی تراکیب معلوم ہی نہیں ہیں اور نہ وہ ایجنٹ ہوں گے، نہ ہی کسی کو ان پر شک ہو گا۔"

میجر شہروز نے لمبی بحث کے بعد اسے سمجھایا تھا۔ وہ کسی کو جواب دہ نہیں تھے لیکن براق کو مطمئن کرنا ضروری تھا۔ براق اتنی لمبی گفتگو کے بعد بھی بس سر ہلا پایا تھا۔

وہ جانتا تھا کچھ اور بھی ہے جو ان کے سینئیر ان سے چھپا رہے ہیں۔

ہر راہ پر راز، ہر موڑ پر راز، ہر قدم پر راز۔

"وہ تینوں کچھ دیر میں ادھر پہنچ جائیں گے۔ میں ان سے ایک عدد میٹنگ کروں گا اور اس کے بعد کل صبح ہر صورت میں شہر خوشاب کی طرف روانگی ہے۔"

براق نے سنجیدگی سے سر ہلایا تھا۔

"یس سر۔"

اس کے بعد وہ کچھ دیر تک بیٹھے مشن کے بارے میں ہی ڈسکس کرتے رہے تھے۔ پھر آفیسر سبحان کے آنے پر میجر شہروز وہاں سے چلے گئے تھے۔ براق نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ وہ اس وقت اس آفس میں موجود تھی۔ اس کا فیصلہ کیا ہو گا۔ یا آگے کیا ہونے والا تھا۔ یہ سوچ کر تو وہ خود بھی پریشان تھا۔ وہ نہیں جانتا میجر شہروز نے ان سے کیا بات کی تھی لیکن مصفرہ کے ساتھ ساتھ باقی دوں وں لوگ بھی مشن کا حصہ تھے اور کل ہی ان کی روانگی تھی۔ باقی کا کام اب براق کا تھا۔ میجر شہروز کے واپس آنے پر وہ بھی اجازت طلب کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

=======

www.novelsclubb.com

وہ اپنا بیگ پیک کر کے فریش ہو کر نہاتی اب بستر پر لیٹی تو ٹھنڈی سانس بھر گئی۔ آنکھیں موندیں تو میجر شہروز کے ساتھ ہونے والی گفتگو یاد آئی۔ وہ کسی ایسے مشن کی بات کر رہے تھے جو رازدارانہ تھا۔ ایک آئی ایس آئی کا ایجنٹ، جس نے پاکستانی فوج سے بغاوت کر کے دشمن کے ساتھ مل کر گھناؤنے کام سرانجام دینا شروع کر

دیے۔اس ایجنٹ کے بارے میں کوئی بھی کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔بس یہی بات سن رکھی تھی کہ وہ فوج میں رہ چکا ہے اور فوج کے بہت سے رازوں کو بھی جانتا ہے۔
اس مشن میں ایسے لوگوں کی ضرورت تھی جن پر شک وشبہ کی گنجائش ہی نہ ہو۔
دو آفیسر ز پہلے سے مشن میں موجود تھے اور اب ان میں تین نئے لوگ شامل ہو رہے تھے۔ان تین لوگوں میں ایک مصفرہ تھی،ایک منسا تھی اور ایک باہس تھا۔۔وہ تینوں میجر شہروز کے ساتھ ہی موجود تھے۔جس کمرے میں ان کی میٹنگ ہوئی تھی وہاں صرف وہ تین اور میجر شہروز تھے۔ جو تین لوگ شامل کیے گئے ہیں وہ ان کی کولیٹیز کی وجہ سے ہی کیے گئے ہیں۔ان کا چیزوں کو پرکھنے کا انداز ۔۔اور سوچ وغیرہ کی وجہ سے۔۔۔
میجر شہروز نے اور بھی بہت سی حساس چیزوں سے آگاہ کیا تھا۔ان کا بات کرنے کا انداز اتنا پراثر اور جازب تھا کہ مصفرہ کو لگا وہ انہیں انکار کر ہی نہیں سکتی۔
میجر شہروز نے آج سوال کیا تھا کہ ان کے ہونے سے اب تک انسانیت کو کیا فائدہ ہوا ہے؟

وہ اس سوال پر اش اش کرا ٹھی تھی۔ سوال اس قدر بھاری تھا کہ وہ اس کا جواب کسی طور پر نہیں دے پا رہی تھی۔

اس کے پاس صلاحیتیں تھیں، خوبیاں تھیں۔۔۔۔ لیکن اس کی ان خوبیوں یا صلاحیتوں نے آج تک مصفرہ کے علاوہ کسے فائدہ پہنچایا تھا؟؟ کسی ایک انسان کو بھی نہیں!! پیسے مل جانا فائدہ پہچانا نہیں ہوتا۔ پیسے تو ضرورت ہوتا ہے جو بعد میں خواہش بن جاتا ہے۔۔۔۔

وہ انسانیت کے لیے کچھ نہ کر پائی تو اس کی زندگی بھی باقی ہر عام انسان کی طرح ہوئی نا۔ وہ انسانیت پر اگر اپنی چھاپ نہیں چھوڑ سکی تو فائدہ۔ ہر انسان کی طرح اس کا بھی دل کرتا تھا وہ انسانیت کی خدمت کرے اور دنیا سے مسائل ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرے۔۔۔ لیکن اسی فیصد لوگوں کی یہ خواہش ان کے ساتھ قبر میں جاتی ہے۔

اسے موقع مل رہا تھا تو وہ ضرور اس موقع کا فائدہ اٹھائے گی۔

پھر ساری سوچوں کو جھٹک کر وہ آنکھیں موندیں نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی تھی۔

کل ایک نیا سفر شروع ہونے والا تھا۔ شہر لاہور کے مکینوں کا شہر خوشاب کی جانب

www.novelsclubb.com

سفر۔انجان لوگوں کا محبت کی جانب سفر۔ نفرت کا اظہار تشکر کی جانب سفر۔ملک کے دشمنوں کا وصل جہنم کی طرف سفر۔

اپنے سامان کو باندھے ہوئے اس سوچ میں ہوں
جو کہیں کے نہیں رہتے، وہ کہاں جاتے ہیں؟؟

=========

وہ لاؤنج میں لیپ ٹاپ گود میں رکھے بیٹھا کام سے ہاتھ روکے ہوئے تھا۔گہری سوچ میں گم وہ لیپ ٹاپ سکرین کو گھور رہا تھا لیکن اپنے سوچوں کے سفر میں وہ کہیں اور پہنچا ہوا تھا۔اس کے صوفے کے اوٹ میں لگی کھڑکی سے گہری کالی رات میں چمکتا ہوا چاند نظر آ رہا تھا۔مدھم سر میں ہوا چل رہی تھی جس کے باعث لاؤنج کی کھڑکی سے ہی لان میں لگے درختوں کے حرکت کرتے پتے نظر آ رہے تھے۔
وہ صوفے سے ٹیک لگائے رف سے حلیے میں ٹانگیں سامنے موجود ٹیبل پر رکھے ہوئے تھا۔گود میں کشن تھا جس پر لیپ ٹاپ کی سکرین جل رہی تھی۔ارد گرد

ٹیبل پر کچھ کاغذات بھی بکھرے ہوئے تھے۔اس کی سوچوں کی کڑی کو حماس کی آواز نے توڑا تھا۔

"پیکنگ کرلی؟"

حماس سامنے والے سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔اس کے ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ تھی۔چاولوں سے بھرا چمچ منہ میں لے جاتے ہوئے بولا تھا۔

"ہاں ہوگئی۔"

براق چونک کر بولا اور حماس کو دیکھنے لگا۔

"تمہاری؟"

براق کے سوال پر وہ کندھے آچکا گیا۔

"ہر ٹائم ایک بیگ پیک ہوتا۔ تین ماہ کی پوسٹنگ ہے ویسے بھی۔واپس ادھر ہی آنا تو زیادہ سامان مناسب نہیں۔"

حماس کی بات پر وہ گہرہ سانس بھر گیا۔

"ایک فوجی کو اگلے لمحے کی خبر نہیں ہوتی اور تم تین ماہ کی تیاری کر کے بیٹھے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو مرنا بھی ہوا تو کیا سامان لے کر مروں گا؟"

حماس نے یوں سوال کیا جیسے اس کی عقل پر ماتم کر رہا ہو۔ براق بس اسے دیکھتا رہ گیا کہ کیا چیز تھا یہ۔

"چھوڑیں۔۔آپ بتائیں۔آپ تو اس کیس کے لیے کافی پر جوش ہوں گے؟"

حماس کے لہجے میں شرارت بھانپ کر وہ بس گہری سانس ہی بھر چکا تھا۔

"میں ہر کیس کے لیے پر جوش ہوتا ہوں حماس۔"

براق دانت کچکچا کر بولا تھا اور لیپ ٹاپ کی سکرین بند کرتا، کشن ایک طرف رکھتا، لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پر دھر دیا۔

"ویسے آپ ان تین لوگوں کو سات دن میں ٹرین کیسے کریں گے۔"

حماس نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالنے سے پہلے استفسار کیا تو براق نے کچھ کاغذات اس کی جانب بڑھائے۔

"فلوقت کے لیے تو یہی پلین ہے۔ باقی ضرورت کے تحت اس میں ردوبدل کر لوں گا۔"

حماس نے دور سے ہی صفحات کو دیکھا تھا اور پھر کھانے کی جانب دوبارہ متوجہ ہو گیا تھا۔ براق نے آنکھیں گھما کر کاغذات میز پر ہی دھر دیے۔

"ویسے یہ میری زندگی کا سب سے یادگار کیس ہونے والا ہے۔"

حماس کھانے کے ساتھ ہی چمکتی آنکھوں سے بولا تو براق نے کاغذات سے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"ایسا کیوں؟"

براق کی بات پر وہ سیدھا ہوا اور میز پر کھانے کی پلیٹ رکھ کر پانی پینے لگا۔ پھر کچھ لمحوں بعد گویا ہوا۔

"پانچ لوگ ہی اتنے دلچسپ ہیں۔ مطلب یہ کہ ہمارے سینئیرز نے ہمیں چن کر اکٹھا کیا ہے۔ ایک ایجنٹ (براق)، ایک سی آئی اے آفیسر (حماس) اور تین بالکل ہی انجان لوگ جن میں سے ایک پرائیویٹ ڈیٹیکٹو (مصفرہ)، ایک آئی۔ٹی کی سٹوڈنٹ (منسا) اور ایک آوارہ دربدر پھرتا جنگلات کا شیدائی (باہس)۔"

حماس کی بات پر براق بس سر ہی ہلا سکا تھا۔

"کافی مزہ آنے والا ہے۔ قسم سے دشمن کو اپنی خیر منانی چاہیے۔"

حماس نے ہنستے ہوئے دوبارہ اپنی پلیٹ اٹھالی تھی۔ براق خاموشی سے کاغذات کے پنڈال پر سر جھکا چکا تھا۔

"تم پریشان ہو؟"

حماس نے دونوں پاؤں صوفے پر رکھتے ہوئے مزے سے کھاتے ہوئے پوچھا۔

براق نے نفی میں سر ہلادیا۔

"جھوٹ."

حماس نے جھٹ بولا تھا۔

"تم پریشان ہو اور تم ہمیشہ کی طرح مجھے نہیں بتاؤ گے۔ کیوں؟"

حماس کی بات پر براق نے اسے دیکھا تھا جو کیسے اسے ہمیشہ سمجھ لیتا تھا، وہ اسے پڑھ لیتا تھا، اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

www.novelsclubb.com

"حماس! جنگ تب آسان ہو جاتی ہے جب ہمیں معلوم ہو جائے کہ ہمارا دشمن کون ہے۔ ہمارا خوف مر جاتا ہے کیونکہ ہم جب یہ جان لیتے ہیں کہ دشمن ہے کون، تو یہ بھی جان جاتے ہیں کہ وہ کس حد تک دشمنی نبھا سکتا ہے۔"

براق نے کہتے ہوئے گہری سانس بھری تھی اور دوبارہ گویا ہوا۔

"لیکن جب ہمیں معلوم ہی نہ ہو کہ ہمارا دشمن کون ہے تو چیزیں مشکل ہو جاتی ہیں۔ ہم دشمن کی چال کو سمجھ ہی نہیں پاتے جب تک اس کی شناخت ہی معلوم نہیں۔ ہم ایک سراب سے لڑنے والے ہیں۔"

براق کی بات پر حماس نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔

"تم اتنا پریشان کیوں رہتے ہو یار؟"

حماس کے سوال پر براق نے اپنی سرمئی آنکھیں گھمائی تھیں۔

"میں تمہاری طرح بے پرواہ نہیں رہ سکتا نا۔"

اس نے ایک ایک لفظ پر زور دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر بے پرواہ رہنے سے پریشانیاں دور رہتی ہیں تو کبھی کبھی کچھ چیزوں سے بے پرواہ ہو جانا چاہیے۔"

حماس نے کندھے آچکائے تھے۔

"ہمیں نہیں معلوم آگے کیا ہونے والا ہے۔"

براق نے اپنا مدعا پیش کیا تھا، اپنی پریشانی کی وجہ۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ 'ہمیں نہیں معلوم آگے کیا ہونے والا ہے'۔ تو جو ہو رہا ہے اسی کا مزہ لیتے ہیں نا؟"

حماس کی بات پر براق جامد ہو گیا تھا۔ حماس مسکرا کر دوبارہ کھانے کی پلیٹ اٹھا چکا تھا۔ براق کے کندھوں پر ناموجود سا بوجھ جیسے یکدم سرکا تھا۔ وہ کندھوں کو ڈھیلا چھوڑ گیا۔ اس کے تاثرات نرم پڑ گئے۔ وہ اپنی سرمئی آنکھوں سے اب حماس کی سبز آنکھوں کو دیکھ رہا تھا جو کھانے کی پلیٹ پر مرکوز تھیں۔ ایک مدھم مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔ وہ اب آرام دہ پوزیشن میں بیٹھتا دوبارہ اپنے کام کی

جانب متوجہ ہو گیا تھا۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اب وہ کسی بارے میں سوچ کر پریشان نہیں تھا۔ سوچ وہ اب بھی رہا تھا لیکن اپنے پلین کے بارے میں۔۔۔۔

زندگی کا کوئی مقام ایسا نہیں ہوتا جہاں انسان پریشان نہ ہو۔۔۔ہر مقام کی اپنی پریشانیاں ہوتی ہیں۔ ہر آنے والا لمحہ اپنے ساتھ ایک نیا مسلئہ لائے گا اور اگر ہم مسئلوں میں گھر کر اس چیز کا انتظار کریں کہ یہ مسلئہ ختم ہو جائے پھر سب سیٹ ہے یا پھر زندگی کھل کر جی لیں گے تو ایسی سوچ غلط ہے۔ جینا ہے تو لمحے جیو۔۔۔۔ جہاں ہو وہ جگہ یادگار بناؤ۔۔۔جس مسلئہ میں ہو اس مسئلہ میں جیو۔۔۔اور مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ قدرت کا اصول ہے، ہر چیز کو اس کی جگہ پر واپس لوٹنا ہوتا ہے۔۔اس لیے مسئلوں میں رو تو ہر کوئی لیتا لیکن مسکرا کر مسئلے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے شکست دینا کوئی کوئی جانتا ہے۔

تجھے دشمنوں کی خبر نہ تھی مجھے دوستوں کا پتا نہیں
تری داستاں کوئی اور تھی مرا واقعہ کوئی اور ہے

==============

فجر کو قضا ہوئے گھنٹا ہونے کو تھا۔۔وہ چار لوگ وہاں کھڑے اب اپنے آخری ساتھی کا انتظار کر رہے تھے۔منسا ان میں سے لیٹ تھی۔مصفرہ سکن کلر کی کارگو پینٹ کے ساتھ وائٹ ٹاپ پہنے ہوئے تھی۔اس پر سکن باریک شرٹ بھی تھی جس کے بٹن کھلے تھے۔ہائی ٹیل کر رکھی تھی جس سے اس کی دو لال لٹیں آج قید تھیں۔گاگلز آنکھوں پر چڑھائے وہ کلائی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھ رہی تھی۔انتظار میں جاگرز کو زمین پر رگڑ رہی تھی جب اس کی نظر براق پر اٹھی۔ان کے مابین کوئی بات نہیں ہوئی تھی لیکن مصفرہ جانتی تھی زیادہ دیر وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کیے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔بہت سے سوالات تھے جن کے جواب صرف براق ہی دے سکتا تھا۔وہ ان تینوں سے تھوڑی دور فون پر مصروف تھا۔مصفرہ کے برعکس وہ کافی سادہ حلیے میں تھا۔جینز پر پرپل ٹی شرٹ پہن رکھی تھی جس سے اس کے ورزش شدہ بازو باہر جھلک رہے تھے۔وہ اپنی دیکھ بھال کا منہ بولتا ثبوت دے رہے تھے۔اس کے گھنگرالے بال ماتھے پر بکھرے تھے اور اس

کی آنکھیں۔۔۔اس کی آنکھیں آج سیاہ تھیں۔۔۔وہ کانٹیکٹ لینسز یوز کرتا ہے ،اتنا مصفرہ کو اندازہ ہو گیا تھا لیکن کیوں ؟ایک اور سوال ؟؟مصفرہ اور اس کا تجسس

افف!!

مصفرہ نے کئی ثانیوں تک اس کا جائزہ لینے کے بعد اپنی نظروں کا رخ باقی کھڑے دونوں لڑکوں پر کیا تھا۔حماس نہایت بے زار سا گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا لیکن باہس کی ساری بات کو توجہ سے سننے کی کوشش کر رہا تھا۔باہس اور منسا اس کے ساتھ اس مشن میں ہونے والے تھے۔ان سے ملاقات کل ہی ہوئی تھی،میجر شہروز کے ساتھ ہی۔منسا ایک آئی ٹی کی سٹوڈنٹ کی تھی اور باہس پچیس سالہ نوجوان تھا جس کا واحد جنون تھا جنگلات اور اس کی اسٹڈی۔جنگلات میں موجود ہر طرح کا پودہ،وہاں موجود ہر قسم کی نباتات اور یہی نہیں۔۔۔وہ جنگلات کے بہت سے رازوں سے بھی واقف تھا۔

مصفرہ کی صرف باہس سے تھوڑی سی بات ہوئی تھی اور حماس نے بس اس سے اس کا حال احوال پوچھا تھا۔فلوقت حماس بھی گہری نیند میں محسوس ہو رہا تھا اور

اس کی بیٹری چارج نہیں تھی لیکن وہ جانتی تھی ایک بار اس کی بیٹری چارج ہو گئی تو پھر مشکل ہے کہ اس کے یا پھر کسی اور کے کان سلامت رہیں۔

اسی دوران منسا پارکنگ لاٹ میں داخل ہوئی تھی۔ مصفرہ کی نظر اٹھی تو پلٹنا بھول گئی۔اس نے پہلے بھی منسا کو ایک بار دیکھا تھا لیکن اس دن وہ ماسک میں تھی وہ زیادہ توجہ نہ دے پائی لیکن آج وہ صرف حجاب میں تھی۔ماسک وہ لگا کر نہیں آئی تھی یا شاید ایک دن ہی لگایا تھا وہ نہیں جانتی۔ لیکن اتنا وہ جانتی تھی کہ منسا خوبصورتی کے ہر معیار پر پورا اترتی تھی۔ وہی معیار جو دنیا والوں نے سیٹ کیے تھے لیکن مصفرہ نے اس سے خوبصورت لڑکی کبھی نہیں دیکھی تھی۔اس نے مہرون رنگ کا کرتا پہن رکھا تھا اور ساتھ سفید شلوار تھی۔میک اپ سے پاک چہرے کے ساتھ سفید حجاب۔۔۔ہاں وہ اس کا حجاب تھا جو اسے خوبصورت بنا رہا تھا۔ مصفرہ نے حجاب میں شاید پہلی بار غور سے کسی کو دیکھا تھا۔

"السلام علیکم! بہت معذرت۔میری والدہ نے آخری ٹائم پر اموشنل بلیک میلنگ شروع کر دی تھی۔"

منسا مسکرا کر معذرت خواہانہ انداز میں بولی تھی۔ مصفرہ مسکرا دی۔ براق بھی فون کاٹتا چلتا ہوا ان تک آ گیا۔

"ہم سمجھ سکتے ہیں۔ ہم آپ کی والدہ کے بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی۔"

حماس نے اپنے ازلی شوخ انداز میں کہا تو براق اور مصفرہ نے ایک ساتھ حماس کو دیکھا تھا۔ وہ دونوں کے ایک ساتھ دیکھنے پر گھبرا کر گلہ کھنکار گیا۔ مصفرہ اور براق کی نظریں ملی تھیں اور اگلے ہی پل وہ نظریں پھیر تا سب کو گاڑی میں بیٹھنے کی اشارہ کر گیا تھا۔

وہ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ سب کا سامان گاڑی میں رکھا تھا اور براق گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔ حماس نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا اپنا حق سمجھا تو مصفرہ اور منسا پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں۔ باہس ان دونوں سے پیچھے جو سیٹ تھی اس پر براجمان ہو گیا۔ اس کے پاس تھوڑا بہت سامان بھی سیٹ پر موجود تھا۔ مصفرہ

حماس کے عین پیچھے بیٹھی تھی۔اس لیے فرنٹ مرر سے براق اور مصفرہ کی نظریں وقتاً فوقتاً مل رہی تھیں۔سفر شروع ہو چکا تھا۔

"سفر آج سے شروع ہوتا ہے۔امید کرتا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی سے نوازیں اور میری کوشش ہو گی کہ ہم پانچ لوگ جا رہے ہیں تو پانچ ہی واپس آئیں باقی اگر شہادت کسی کے مقدر میں ہوئی تو وہ ہم میں سے سب زیادہ خوش نصیب ہو گا۔"

براق نے گاڑی چلانے سے پہلے ایک بار مڑ کر بولا تھا۔سب نے سر ہلائے تھے اور آمین کہا تھا۔مڑنے سے پہلے براق کی نظریں مصفرہ سے جا ملی تھیں۔کچھ لمحے نظروں کا تبادلہ ہوا تھا پھر حماس کے گلہ کھنکھارنے پر وہ مڑ کر گاڑی کا انجن آن کر گیا۔

مصفرہ نے گہری سانس بھر کر کھڑکی کے پار دیکھا تھا۔وہ جب آج گھر سے نکلی تھی تو اسے محسوس ہوا کہ اسے الوداع کرنے والا کوئی نہیں تھا۔وہ لوٹے گی یا نہیں اسے نہیں معلوم لیکن اسے یہ معلوم تھا اس کے جنازے پر شرکت کرنے والا کوئی

www.novelsclubb.com

اپنا نہیں ہو گا۔اپارٹمنٹ سے نکلتے ہوئے بھی اس کا دل سرد ہو چکا تھا۔وہ اس اپارٹمنٹ کو کبھی گھر نہیں بنا پائی تھی۔دروازہ لاک کرتے ہوئے وہ ایک بات قبول کر چکی تھی کہ اس کے مرنے یا جینے سے اگر کسی کو فرق نہیں پڑتا تو کیوں نہ مرنے سے پہلے ایک بار جی لیا جائے؟

وقفے وقفے سے حماس، منسا اور باہس کے مابین کوئی گفتگو ہو رہی تھی۔جس میں زیادہ تر سوالات باہس اور منسا کی جانب سے تھے۔براق البتہ خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔مصفرہ کی کبھی بیک ویو مرر پر نظر پڑتی تھی تو وہ فوکسڈ سا سامنے دیکھ رہا ہوتا تھا لیکن مصفرہ کی نظریں فوراً محسوس کر کے بیک ویو مرر میں دیکھتا تھا۔ یوں دونوں کے مابین نظروں کا تبادلہ ہی وہ واحد چیز تھی جو موضوعِ گفتگو تھی۔ حماس اور منسا رستے میں سو چکے تھے جبکہ باہس آرام دہ پوزیشن میں ٹانگیں پھیلائے ان پر لیپ ٹاپ رکھے کوئی ڈاکومنٹری دیکھ رہا تھا۔مصفرہ کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔شہر خوشاب کی حدود میں داخل ہونے تک گاڑی میں خاموشی

تھی۔ باہس کانوں میں ائیر پورڈ لگائے فل فوکسڈ تھا۔ مصفرہ کچھ دیر کمر سیدھی کرنا چاہتی تھی لیکن کچھ جھجک رہی تھی۔اس کی نظریں براق پر پڑیں تو اس بار وہ بول پڑا۔

"کچھ چاہیے؟"

اس کی آواز میں نہ نرمی تھی اور نہ ہی سختی۔ متوازن طریقے سے پوچھا گیا سوال۔

"ریسٹ روم؟"

مصفرہ نے یک لفظی سوال پوچھا تھا۔ براق نے جب کوئی جواب نہ دیا تو مصفرہ کو لگا اس نے سنا ہی نہیں۔ سر جھٹکتی وہ بھی آنکھیں موند گئی۔کچھ دیر بعد گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔ مصفرہ جو جاگ رہی تھی فوراً سیدھی ہو بیٹھی۔

"ٹیم! ہم شہر خوشاب کی حدود میں داخل ہونے والے ہیں۔ کوئی فریش ہونا چاہے تو ہو سکتا ہے۔ لیکن دس منٹ کے اندر واپسی واجب ہے۔"

براق کی رعب دار اور سنجیدہ آواز پر باقی تینوں بھی متوجہ ہوئے تھے۔ سب سیدھے ہوتے،۔جمائیاں لیتے گاڑی میں سے باہر نکلے تھے۔ مصفرہ کے لبوں پر ایک

خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی۔ لیکن وہ جلد ہی اسے چھپا گئی۔ ریسٹ روم سے فریش ہو کر وہ پانچ منٹ میں ہی واپس آ چکی تھی۔ براق گاڑی کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا، اپنے جاگرز سے زمین کو مسل رہا تھا۔ مصفرہ اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر سامنے دیکھنے لگی۔ براق نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"جو بات کرنا چاہتی ہو کر لو۔ یوں غبار اندر بھرنے سے نقصان تمہارا ہو گا۔ میرا تو ویسے بھی کچھ نہیں جائے گا۔"

براق کی بات پر مصفرہ نے اس کی لینز شدہ سیاہ آنکھیں دیکھی تھیں۔ وہ کچھ لمحے خاموش رہی۔

"تم کانٹیکٹ لینز کیوں استعمال کرتے ہو؟"

اس کے سوال پر براق چند ساننیے تک کچھ بول نہ سکا۔ وہ اس سوال کی امید نہیں کرتا تھا۔ پھر سامنے نظر گھماتے ہوئے کہنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"انسان اپنی آنکھوں سے پہچانہ جاتا۔کوئی آپ کی آنکھوں کا اصل رنگ نہ جانتا ہو تو وہ آپ کو پہچاننے میں غلطی کر جاتا ہے۔"

براق کی بات پر اس نے سر ہلایا تھا۔

"پھر تو تم آنکھوں کی زبان پر بھی یقین رکھتے ہو گے؟"

یہ سوال نہیں تھا، یہ رائے تھی۔ براق جانتا تھا۔اس نے سامنے موجود درختوں سے نظر ہٹا کر ایک بار پھر اسے دیکھا۔اس کی بھوری آنکھیں۔۔۔دھوپ سوا نیزے پر تھی لیکن چھاؤں میں گاڑی کھڑی کرنے کی وجہ سے وہ بھی سائے میں تھے۔مصفرہ کے گردن گھمانے پر اس کی بھوری آنکھوں میں سورج کی کرنیں گئی تھیں اور اسے چمکدار بنا گئیں۔وہ ان آنکھوں کی چمک پر حیران ہوا تھا۔

"ابھی تک نہیں تھا لیکن کچھ لوگ اتنی سکت رکھتے ہیں کہ ہر بے اعتباری کو یقین میں بدل دیتے ہیں۔"

اس نے ہلکا سا مسکرا کر جواباً کہا تھا اور مصفرہ کو لگا وہ دوبارہ اس سے نظر نہیں ملا پائے گی۔ان سیاہ آنکھوں کا اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھنا یوں تھا جیسے وہ آنکھیں اس

کے اندر کے سارے راز سے واقف ہیں اور اگر وہ ان رازوں سے واقف نہیں ہیں جو وہ اپنے اندر دبائے پھرتی ہے تو کم از کم وہ آنکھیں اور وہ نظر۔۔۔ تمام راز اگلوانے کی سکت رکھتی ہیں۔ مصفرہ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ نظریں پھیر لے۔ براق ہلکا سا مسکرا کر اپنے ڈمپل دکھاتا چہرے کا رخ پھیر گیا تھا۔ اسے تنگ کرنے میں براق کو مزہ آیا تھا۔ وہ مزید اسے تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

نظر ملاؤں تو تم جیسے سات پشتوں تک
اس نظر کا قرض چکائیں، ہم اتنے دلکش ہیں

سب کے لوٹنے پر سفر دوبارہ شروع ہو گیا تھا۔ اب کی بار دونوں کے درمیان جو ان دیکھا سا تناؤ تھا وہ ختم ہو گیا تھا۔ وہ شہر خوشاب میں داخل ہو چکے تھے۔ منسا اور باہس کی آپس میں گفتگو ہو رہی تھی جس میں سے وقفے وقفے سے حماس بھی ٹانگیں اڑا رہا تھا۔ البتہ براق اور مصفرہ ایک سے تھے، خاموشی سے ان کی گفتگو سنتے رہے یا پھر اپنے خیالات میں۔ جس وقت ان کی گاڑی ایک اپارٹمنٹ کے سامنے رکی تھی، اس وقت سورج سوا نیزے پر تھا۔ مصفرہ جو اپنے بال سفر کے دوران کھول

چکی تھی،اب کس کے ہائی ٹیل میں باندھ گئی تھی۔منسا بھی اپنی چیزیں گاڑی میں سے سمیٹنے لگی۔سب براق کے پیچھے باری باری گاڑی سے نکلے تھے اور براق کے پیچھے کھڑے ہو گئے تھے۔سفر کی تھکاوٹ ہلکی ہلکی محسوس ہو رہی تھی۔براق نے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھولا تھا اور سب باری باری اس کے پیچھے داخل ہوئے تھے۔

"اس پورے مشن کے لیے باہس اور حماس کمرہ شئیر کریں گے اور منسا اور مصفرہ۔"

براق کی بات پر سب نے سر ہلایا تھا جب کہ مصفرہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔وہ شروع سے اکیلی رہی تھی اب یکدم اتنا بڑا چینج؟

"آپ دونوں کا کمرہ اوپر ہے۔باہس اور حماس کا کمرہ میرے کمرے کے عین بغل میں ہو گا جو کہ یہ رہا۔"

براق نے کچن کے بائیں جانب اشارہ کر کے بولا تھا۔وہ سب لوگ اس وقت ہال میں کھڑے تھے اور براق کی ہدایات سن رہے تھے۔

"کمروں میں ضرورت کی ہر چیز موجود ہے لیکن اگر کسی کو کچھ چاہیے ہو گا تو وہ مجھے بتا سکتا ہے لیکن سکیورٹی اشوز کی وجہ سے بغیر اجازت کے یہاں سے باہر نہیں جا سکتا۔"

مصفرہ نے اس کی بات پر آنکھیں گھمائی تھیں جسے براق نے بخوبی نوٹ کیا تھا اور جواباً کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا تھا۔ حماس نے دونوں کی حرکات دیکھ کر اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"اب آپ لوگوں کے پاس آدھا گھنٹا ہے فریش ہونے کے لئے۔ پورے ایک بجے ڈائننگ ٹیبل پر موجود ہوں سب۔ اور ہاں ذہن میں رہے کہ اس کے بعد ہمیں ٹیم آفس میں جانا ہے تو اس کے لحاظ سے تیار ہوئے گا۔ کھانے کے بعد صرف دس منٹ ہوں گے نکلنے کے لیے۔"

براق گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے بولا تو سب سر ہلا کر آگے بڑھ گئے۔ براق نے سیڑھیاں چڑھ کر مصفرہ اور منسا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ منسا کا سامان وہ اٹھا چکا

تھا لیکن مصفرہ کے سامان پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے مصفرہ اپنا سامان اچک چکی تھی۔ یہ اس کے غصے کا اظہار تھا۔

براق سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا تو دائیں اور بائیں جانب دو کمرے تھے۔ اس نے دائیں جانب کے کمرے کی طرف اشارہ کر دیا۔

"یہ آپ لوگوں کا کمرہ ہے۔۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہوئی تو مجھے انفارم کر دینا۔"

منسا نے شکریہ ادا کیا تو براق آگے بڑھ کر سامان اندر رکھ گیا۔ مصفرہ نے ایک بستر دیکھا تو مزید گھٹن سی محسوس کرنے لگی۔ وہ بس سرد قدموں سے وہیں کھڑی رہی۔ براق ایک نظر اسے دیکھتا نیچے چل دیا تو وہ مردہ قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہو گئی۔ منسا خوشی سے کمرہ دیکھ رہی تھی جس میں آرام و آسائش کی ہر سہولت موجود تھی لیکن اسے یہ آزادی ایک قید لگ رہی تھی۔

"میں فریش ہو جاؤں یا آپ پہلے ہوں گی؟"

منسا کی مٹھاس سے بھرپور آواز اس کے کانوں میں رس گھول گئی تھی۔

"تم فریش ہو جاؤ منسا۔اور میرا نام مصفرہ ہے۔نام سے بلاؤ گی تو میرے لیے دوستی کی طرف قدم بڑھانا آسان ہو گا۔"

مصفرہ نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا تو منسا نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ٹھیک ہے مصفرہ۔"

اس کی بات پر مصفرہ بھی مسکرا دی۔منسا کمرے کا دروازہ بند کرتی، زمین پر بیٹھ کر اپنا سامان کھول چکی تھی۔

"ہمیں پہلے سامان سیٹ کرنا چاہیے یا فریش ہونا چاہیے؟"

منسا کی بات پر مصفرہ جو اپنے خیالات میں تھی وہ چونکی۔

"مسٹر کھڑوس نے پہلے ہی تیس منٹ دیے ہیں، اس لیے جلدی سے فریش ہو جاتے ہیں۔"

مصفرہ کہہ کر خود بھی کارپٹ پر بیٹھی تھی اور اپنا سامان کھول چکی تھی۔جبکہ اس کی بات پر منسا خوب دل کھول کر ہنسی تھی۔

"تم نے سر کو مسٹر کھڑوس بولا؟ ہاہاہا مصفرہ۔"

www.novelsclubb.com

وہ یوں دل کھول کر ہنسی تو مصفرہ نے مسکرا کر ایک نظر اسے دیکھا تھا۔

"میں اسے اور بھی بہت کچھ بول سکتی ہوں۔ ہنہنہ وئیر ڈو۔"

منسا پھر سے ہنسنے لگی تو مصفرہ اپنے کپڑے نکال کر کھڑی ہو گئی۔

"تم ہنس لو۔ میں فریش ہو آتی ہوں۔"

مصفرہ کے کہنے پر وہ ہنسی کے دوران بولی۔

"ہاں ٹھیک ہے تم ہو جاؤ فریش۔ میں بالوں میں آیا پسینہ خشک کر کے ہی نہاؤں گی۔"

مصفرہ نے اس کی بات پر اس کا خوبصورت سا حجاب دیکھا تھا۔

"چلو ٹھیک ہے۔"

وہ کہہ کر نہانے کے لیے واشروم میں گھس گئی۔ تو منسا بھی سر سے حجاب اتار گئی اور بالوں کو آزاد چھوڑ دیا۔ پنکھے کے عین نیچے کھڑے ہو کر اس نے آنکھیں موند لیں تھیں۔ وہ تھکی تھی لیکن وہ ظاہر نہیں کرتی تھی۔ آج گھر سے نکلتے ہوئے اسے ماں نے ایک آخری بار روکا تھا جس پر اس نے بولا تھا کہ۔

www.novelsclubb.com

"اگر وطن کے لیے شہید ہو جاؤں تو آپ سر فخر سے بلند کر کے ساری عمر جی لیں گی لیکن اگر میں پوری زندگی آپ کے آنچل سے بندھ کر رہ گئی اور اپنے وطن کے لیے کچھ نہ کر پائی تو یہ غم میری جوانی کھا جائے گاماں۔"

منسا کی والدہ نے دل پر ڈھیروں پتھر رکھ کر اپنی اکلوتی اولاد اور اپنی اکلوتی امید اور آس کو اپنے سے دور کیا تھا۔

"افففف لڑکی تم کس قدر حسین ہو۔"

مصفرہ کی آواز پر اس نے اپنی آنکھیں جھٹ سے کھولی تھیں اور اپنے خیالات کی وادی سے باہر آ ٹپکی۔

"آپ بھی۔"

وہ مسکرا کر اپنے کپڑے اٹھاتے ہوئے واشروم میں جا گھسی۔ مصفرہ اس کے لمبے، گھنے اور خوبصورت بال دیکھ کر دھنگ رہ گئی تھی۔ اسے لمبے بالوں کا شوق نہیں تھا اس لیے وہ وقتاً فوقتاً کٹواتی رہتی تھی لیکن منسا کے اس قدر حسین بال دیکھ کر اس کا جی چاہ رہا تھا وہ اب مزید کٹوانے کا ارادہ ترک کر دے۔ سر جھٹک کر وہ بیگ سے ہئیر

www.novelsclubb.com

ڈرائیر نکالتی اب بال خشک کرنے لگی تھی۔ جب تک وہ تیار ہوئی تب تک منسا بھی اپنے بالوں کو ٹاول سے جھٹکتی باہر آنکلی تھی۔ دونوں کے درمیان مسکراہٹ کا تبادلہ ہوا تھا۔ منسا اپنے بیگ میں کچھ تلاشنے لگی اور شدید جھنجھلاہٹ میں کپڑے ادھر سے ادھر کرنے لگی۔

"کیا ہوا؟ کچھ ڈھونڈ رہی ہو؟"

مصفرہ نے آدھے بالوں کو کھلا چھوڑا تھا اور آدھے بالوں کا جوڑا کر رکھا تھا۔ سرخ رنگ کی دو آوارہ لٹیں اس کے باندھے ہوئے جوڑے کے اندر سمٹی ہوئی تھیں۔ بالوں پر پن لگاتے ہوئے اس نے پوچھا تو منسا جھنجھلائی ہوئی ٹائم دیکھتی کہنے لگی۔

"مجھے لگتا ہے میں ہیئر ڈرائیر بھول گئی۔ سارا فوکس حجاب رکھنے پر تھا۔ اب میں گیلے بالوں میں تو حجاب نہیں کر سکتی۔"

منسا جیسے رو دینے کو تھی۔ وقت بھی کم تھا اور ابھی تیار بھی ہونا تھا۔ اتنے لمبے بال سوکھنے میں اتنا وقت لیتے تھے۔

"تم میرا استعمال کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ اگر چاہو تو۔۔۔"

منسا اس کی بات پر جھٹ سے سر اٹھا کر مشکور نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"تھینک یو سو مچ۔"

وہ مشکور نگاہوں سے دیکھتی اٹھ کر اس کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل پر آگئی تھی۔ مصفرہ وہاں سے ہٹ گئی۔ کیونکہ وہ تیار تھی۔ بس ٹی شرٹ کے اوپر اوور سائز بٹن والی شرٹ پہنی تھی اور شوز بھی۔

"شکریہ کی ضرورت نہیں۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔"

وہ کہہ کر بستر پر بیٹھ کر شوز کے تسمے بند کرنے لگی۔ دس منٹ کے اندر اندر منسا بھی تیار ہو چکی تھی۔ وہ دونوں ایک ساتھ کمرے سے نکل کر ڈائننگ ہال میں داخل ہوئے تو براق کے ساتھ ساتھ حماس بھی وہاں موجود تھا۔ وہ دونوں کوئی بات کر رہے تھے اور براق اوون میں سے گرم ہوا کھانا نکال رہا تھا۔

منسا نے آگے بڑھ کر جگ اور گلاس ٹیبل پر سجائے تھے۔ تب تک ہاشم بھی آچکا تھا۔ مصفرہ وہیں دروازے کے پاس کھڑی سب کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اکیلے کھانا کھانے کی عادی تھی۔ کتنی چیزیں بدلنی پڑ رہی تھیں اسے۔ اس نے اپنی پوری

www.novelsclubb.com

زندگی میں آج تک سب کے درمیان بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا تھا۔سب فریش فریش سے تھے۔یہاں تک کہ براق بھی اب حماس کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔اس نے لینز اتار دیے تھے۔وہ اب اپنی گرے آنکھوں کے ساتھ اس کے دل کو گھائل کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ماتھے پر بکھرے گھنگرالے بال ہلکے نم تھے۔براق نے سربراہی کرسی تھامی تو سب نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی تھی۔مصفرہ کے گلے میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔براق کی نظریں اس پر پڑیں تو اسے کنفیوز سا کھڑا دیکھ کر آنکھوں میں سوال کیا لیکن مصفرہ سر جھٹک کر منسا کے برابر والی کرسی پر جا بیٹھی۔

"مجھے نہیں معلوم کیس کب تک مکمل ہو گا لیکن ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایک مضبوط رشتے قائم کریں گے تو ٹیم ورک میں آسانی ہو گی۔میں جانتا ہوں یکدم ماحول،علاقہ،موسم۔۔بہت کچھ تبدیل ہو گیا ہے آپ سب کے لیے لیکن یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تو وطن کے لیے دینی پڑیں گی کیونکہ فوج کے راستے پر

چلنا آسان نہیں ہوتا۔ مشن کے دوران ہم اچھے ٹیم میٹس ہیں، ویسے ہم دوست بن سکتے ہیں، بغیر جھجھک کے آپ لوگ کچھ بھی بول سکتے ہیں۔"

براق کا لہجہ اب کی بار کچھ نرم سا تھا۔ وہ سربراہی کرسی پر بیٹھا جچ رہا تھا۔ یوں جیسے وہ بنا ہی سربراہی کرنے کے لیے ہو۔ وہ تو براق کے منہ سے ایسے شہد جیسے الفاظ سن کر دھنگ رہ گئی تھی۔ پھر اپنی سوچوں کو جھٹک کر اس کی بات سننے لگی۔

"کھانا شروع کرتے ہیں۔ پھر ہمیں ٹیم آفس بھی جانا ہے۔"

براق نے مسکرا کر بولا تو سب کھانے کی جانب متوجہ ہو گئے۔ براق نے حماس کو گھورا جو منسا کو حفظ کرنے کی تگ ودو میں مصروف تھا۔ اس کے گھورنے پر وہ دانتوں کی نمائش کرتا کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا۔ ہلکے پھلکے ماحول میں کھانا کھا کر وہ لوگ ٹیم آفس چلے گئے اور وہاں سے واپس آ کر سب ہال میں بیٹھ کر آپس میں گپ شپ کر رہے تھے اور کیس کے معمالات کو ڈسکس کر رہے تھے۔ میٹنگ میں ہونے والی چیزوں کو زیر بحث لایا جا رہا تھا اور معاملات کی سنگینی کا اندازہ لگایا جا رہا تھا۔

اسی پہر رات ہو گئی تو پھر رات کے کھانے کے بعد سب آرام کی غرض سے اپنے کمروں کو چل دیے تھے۔

=======

براق ابھی فریش ہو کر واشروم سے نکلا ہی تھا کہ حماس اس کے کمرے میں داخل ہوا۔

"تو پھر آ گیا میرے کان کھانے۔"

براق کی بات پر اس نے اسے گھورا تھا۔

"آپ ذرا بتائیں۔۔۔۔آپ نے ٹیم کو رکھنے کے لیے اپنا ہی گھر کیوں چنا؟"

حماس مزے سے کہتا ہوا بستر پر جا بیٹھا۔

"پہلی بات! یہ گھر نہیں اپارٹمنٹ ہے۔دوسری بات! یہ سب سے سیف جگہ پر ہے۔تیسری بات! اس کی بیسمنٹ میں آلریڈی ہر چیز موجود ہے تو ہمیں باہر نہیں جانا پڑے گا۔ٹیم اسی اپارٹمنٹ کی چار دیواری میں رہ کر بہت کچھ کر سکتی ہے۔"

براق نے تفصیلاً جواب دے کر بالوں میں برش پھیرا تھا۔وہ اب رف سے حلیے میں موجود تھا۔آنکھوں میں نمایاں تھکاوٹ تھی۔

"آپ اپنے کمرے میں کیوں نہیں رہ رہے؟ادھر کیوں شفٹ ہو گئے؟"

حماس کا اگلا سوال آیا تھا۔یہ لڑکا سوالوں کا ایک پورا ٹوکرا اٹھائے اپنے سر پر گھوما کرتا تھا۔

"کیونکہ دونوں لڑکیوں کے آرام اور سیفٹی کے لیے انہیں اوپر والا کمرہ دیا ہے۔اب ان کے بغل کے کمرے میں میں رہوں گا تو وہ شاید کنفرٹیبل نہ ہوں۔۔"

براق کہتا ہوا بستر پر آ بیٹھا تھا۔وہ اب سونا چاہتا تھا۔اس نے لیٹتے ہوئے آنکھیں موند لیں اور ٹیبل لیمپ بھی بجھا دیا۔واحد روشنی جواب کمرے میں موجود تھی وہ دوسری سائیڈ کے ٹیبل لیمپ کی تھی۔یہ واضح اشارہ تھا کہ تم اب دفع ہو جاؤ۔

حماس ناک منہ بسورتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں آپ کے ساتھ سو جاؤں؟"

حماس اس کا جواب جانتا تھا لیکن جان بوجھ کر تنگ کرنے کے لیے پوچھا۔

"تاکہ میں آدھی رات کو تکیہ تمہارے منہ پر رکھ کر تمہارا گلہ گھونٹ دوں؟" براق نے بغیر آنکھیں کھولے اسے جواب دیا تھا۔وہ اس کی بات پر ہنس دیا۔اور دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔

"ہاں حماس! باہس کو بھی بتادینا کہ چاہے جتنا بھی ضروری کام کیوں نہ ہو۔۔۔ رات نو کے بعد کوئی بھی سیڑھیوں کارخ نہیں کرے گا۔"

حماس اس کی بات پر مسکرادیااور عزت سے اوکے کرتاوہاں سے نکل آیا۔وہ اپنے بھائی کی سوچ پر مسکرادیا۔چاہے ان کی زندگی میں کوئی عورت نہیں تھی۔نہ ماں،نہ بہن،نہ بیوی۔لیکن وہ لڑکیوں کی عزت ضرور کرتا تھا۔ان کے کمفرٹ کاخیال رکھنااس کی اولین ترجیح تھی۔وہ اپنا کمرہ کبھی نہیں چھوڑتا تھا۔اب چھوڑرہاتھا، صرف اس لیے کہ لڑکیوں کا کمرہ ساتھ ہوگاتووہ غیر آرام دہ نہ ہوں اس کی موجودگی سے۔وہ مسکراکراپنے کمرے میں آگیااور باہس کو بھی حکم سنادیا۔باہس بھی حکم کی تعمیل کرنا جانتا تھا۔پھر دونوں کے درمیان کافی گپ شپ ہوئی اور تھکاوٹ کے باعث دونوں سوگئے۔

اس اپارٹمنٹ کے سارے مکین سو چکے تھے سوائے ایک کے۔ مصفرہ مغل کی آنکھوں میں نیند کہیں نہیں تھی۔ نئی جگہ کا مسئلہ نہیں تھا۔ مسئلہ تھا کہ وہ عادی تھی اندھیروں میں رہنے کی۔ اب اسے اجالے دیکھنے پڑ رہے تھے۔ وہ ایک ناپسندیدہ کردار ادا کرتی آئی تھی سب کی زندگیوں میں۔ لیکن اب وہ ان پانچ لوگوں کے مشن کا حصہ تھی اور اہم کردار ادا کرنے جا رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ پہلی بار کچھ اچھا کرنے جا رہی تھی۔ وہ اپنی عادات کے خلاف کام کر رہی تھی۔ اکیلے سونے کی عادت تھی تو اب کسی کی موجودگی میں نیند آنا نا ممکن سا تھا۔۔ اوپر سے بیڈ بھی ایک تھا۔ منسا ایک کونے میں لیٹی، کب کی سو چکی تھی۔ لیکن مصفرہ کے لیے عادات کے خلاف جانا عذاب سے کم نہ تھا۔ اسے منسا سے مسئلہ نہیں تھا بالکل بھی نہیں۔ منسا تو بہت اچھی لڑکی تھی۔ مسکراتی، زندہ دل سی۔۔۔ اور خوبصورت بھی۔ یہ بات مصفرہ نے اس کے بالوں کو دیکھ کر بولی تھی جو اس وقت ڈھیلی سی چٹیا میں مقید تھے لیکن اس کی کمر سے نیچے تک گر رہے تھے۔ مصفرہ نے آنکھیں موندیں لیکن اس قدر تھکاوٹ کے باعث وہ اس رات سو نہ سکی۔ رات آنکھوں میں گزار دی۔

ہر کام جب خلاف معمول ہو تو پھر راتوں کی نیندیں حرام ہو جایا کرتی ہیں۔

ہم کو ہماری نیند بھی پوری نہیں ملی

لوگوں کو اُن کے خواب جگا کر دیے گئے

www.novelsclubb.com